سلسلة قصص الانبیاء

20

اشتیاق احمد

www.urduguru1.blogspot.com
www.facebook.com/urduguru

سلسلۂ قصص الانبیاء

زمین کی پکڑ

قصہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام 6

اشتیاق احمد

www.urduguru1.blogspot.com
www.facebook.com/urduguru

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاھور
کراچی • لندن • ھیوسٹن • نیو یارک

زمین کی پکڑ

سلیم اور فاروق معمول کے مطابق عشاء کی نماز کے بعد اپنی والدہ کے دائیں بائیں موجود تھے اور وہ ان کی طرف مسکرا کر دیکھ رہی تھیں۔ آخر انھوں نے کہا:

”سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ایک شخص تھا۔ اس کا نام قارون تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قارون کو اتنے خزانے عطا فرمائے تھے کہ ان خزانوں کی چابیاں ایک طاقت ور جماعت مل کر مشکل سے اُٹھا پاتی تھی۔ دولت کی وجہ سے وہ بہت مغرور ہو گیا تھا۔

قارون کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا۔ بہت اچھی آواز سے تورات کی تلاوت کرتا تھا، دولت کے گھمنڈ نے اسے تبدیل کر دیا۔ وہ اپنی قوم میں خود کو نمایاں کرنے کے لیے دوسروں کی نسبت ایک بالشت لمبے کپڑے پہننے لگا۔ اس کے کپڑے لمبے ہونے کی وجہ سے زمین پر گھسٹتے رہتے تھے۔

زمین کی پکڑ

بچو! کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا تکبر کی نشانی ہے اور تکبر اللہ تعالیٰ کو بالکل پسند نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: 'ایک شخص غرور میں اپنا تہمد گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا ہی رہے گا۔'

قارون کی قوم میں اس کے کچھ خیر خواہ بھی تھے۔ انھوں نے اس سے کہا:

'تکبر مت کر۔ اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس کے ذریعے سے بھلائی کا راستہ اختیار کر۔ جس طرح اللہ نے تجھ سے بھلائی کی ہے، تو بھی لوگوں سے بھلائی کر...... اور ملک میں فساد نہ مچا، اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، اگر تو باز نہ آیا تو اللہ تجھے سزا دے گا اور جو کچھ تجھے دیا ہے، چھین لے گا۔'

ان سب کی باتیں سن کر قارون نے کہا:

'یہ مال میں نے اپنے علم اور عقل کے زور پر حاصل کیا ہے، یہ میری اپنی محنت کے نتیجے میں مجھے ملا ہے، لہٰذا تم اپنی باتیں اپنے پاس رکھو۔'

پھر ایک روز قارون خوب سج دھج کر، ٹھاٹ باٹ اور آن بان کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا، دنیا دار لوگ اس کی شان و شوکت دیکھ کر کہنے لگے:

'کاش ہمارے پاس بھی اتنی دولت ہو، یہ کتنے نصیب والا ہے۔'

لیکن جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا تھا، وہ کہنے لگے:

'افسوس ہے تم پر، مومنوں کے لیے اللہ کے ہاں جو اجر تیار ہے، وہ اس دولت سے کہیں بہتر ہے اور یہ اجر تو بس صبر کرنے والوں ہی کو ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے بہت سی اُمتیں غارت کی ہیں، جو تم سے زیادہ طاقت والی اور دولت مند تھیں، یعنی اگر

قوت اور مال کی فراوانی فضیلت کا باعث ہوتی تو سابقہ قومیں تباہ و برباد نہ ہوتیں۔

ایک دن پھر قارون سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ آپ اس وقت لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے۔ جب ان لوگوں کی نظر قارون پر پڑی تو وہ ادھر ہی دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ یہ دیکھ کر سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو نزدیک بلایا اور فرمایا:

'تم نے ایسا کیوں کیا، اس قدر سج دھج کر کیوں نکلے ہو؟'

اس پر قارون نے کہا:

'موسیٰ (علیہ السلام) اگر آپ کو مجھ پر نبوت کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے تو میں مال کی وجہ سے افضل ہوں، آپ پسند کریں تو ہم دونوں ایک دوسرے کے خلاف بددعا کریں؟'

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کے خلاف میدان میں نکلنے کا فیصلہ کرلیا، چنانچہ آپ اس
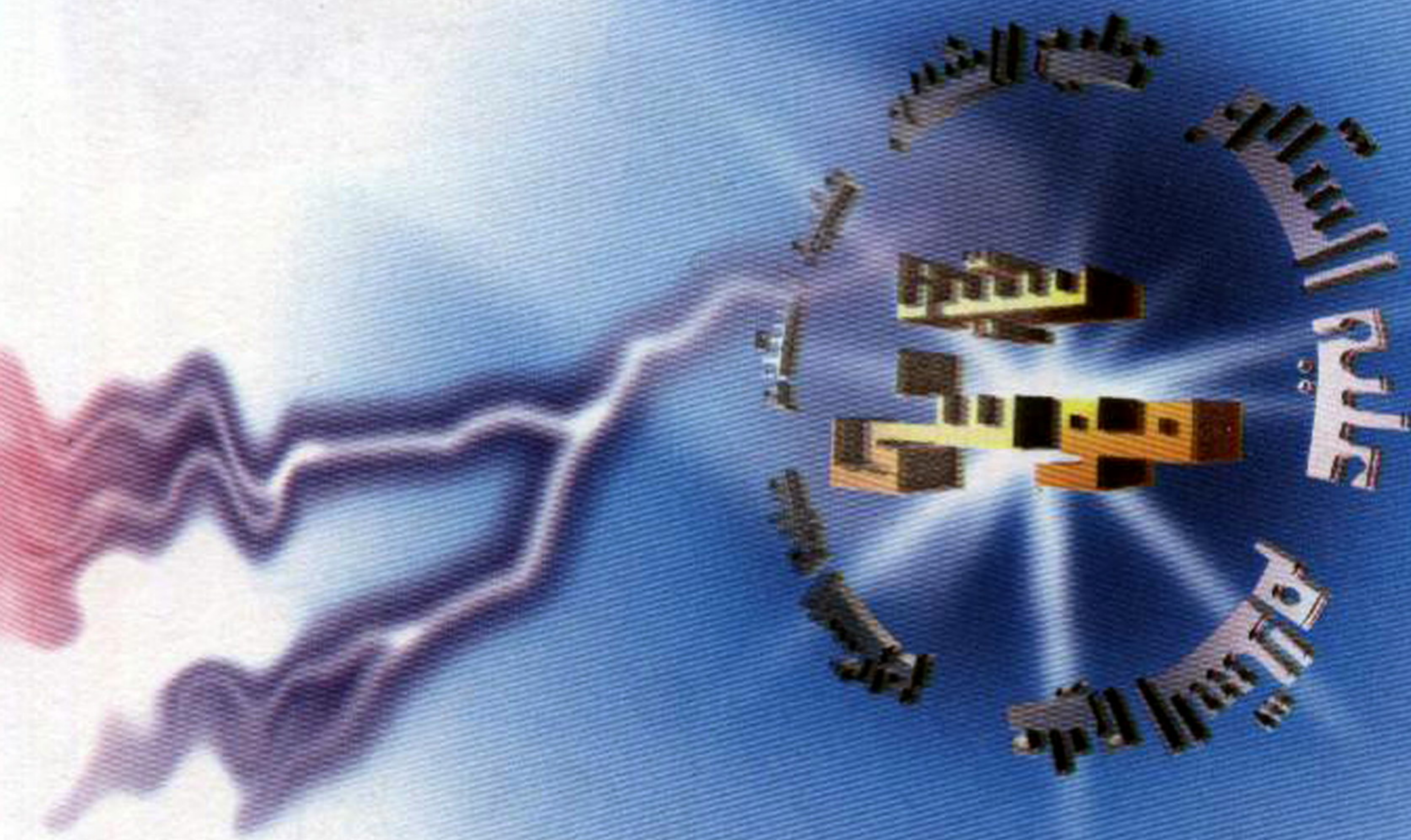
کے سامنے جا پہنچے۔ وہ بھی اپنے لوگوں کے ساتھ میدان میں آ گیا۔

اب آپ نے فرمایا:

'پہلے تم دعا کرو گے یا میں کروں؟'

جواب میں وہ بولا:

'پہلے میں دعا کروں گا۔'

اس نے آپ کے خلاف دعا کی، لیکن اس کی دعا قبول نہ ہوئی۔ تب سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

'اب میں دعا کروں؟'

اس نے فوراً کہا:

'ضرور کریں۔'

زمین کی پکڑ

موسیٰ علیہ السلام نے ان الفاظ میں دعا کی:

'اے اللہ! زمین کو حکم دے کہ یہ آج میری اطاعت کرے۔'

اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ زمین کو یہ حکم دے دیا ہے۔

اب آپ نے زمین کو حکم دیا:

'اے زمین! انھیں پکڑ لے۔'

زمین نے قارون اور اس کے سب ساتھیوں کو قدموں تک پکڑ لیا۔ آپ نے پھر فرمایا:

'اے زمین! انھیں پکڑ لے۔'

زمین نے انھیں گھٹنوں تک پکڑ لیا۔ آپ نے پھر فرمایا:

'اے زمین! انھیں پکڑ لے۔'

اب وہ کندھوں تک زمین میں دھنس گئے۔ اب آپ نے فرمایا:

'ان کے خزانوں اور مال و دولت کو بھی لے جا۔'

دیکھتے ہی دیکھتے سارا خزانہ وہاں حاضر ہو گیا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

'زمین کے اندر چلے جاؤ۔'

چنانچہ وہ سب کے سب اس خزانے کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اور پھر زمین ہموار ہو گئی۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

'اللہ کے مقابلے میں کوئی جماعت اس کا مقابلہ نہ کر سکی، نہ وہ خود کو بچا سکا۔'

سیّدنا
موسیٰ
علیہ السّلام
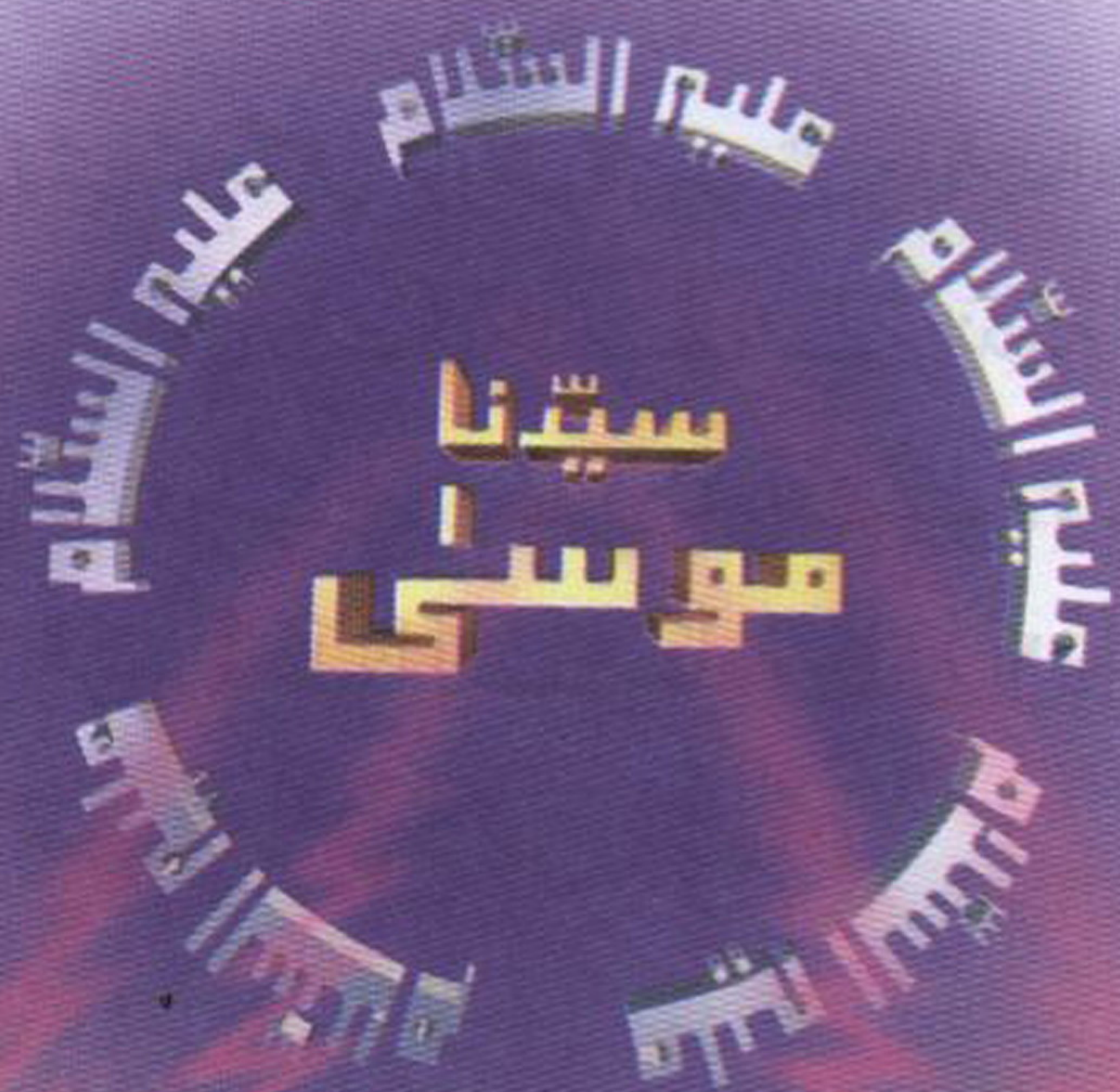
جب وہ زمین میں دھنس گیا، اس کا سب مال و دولت اور محلاّت بھی زمین کے نیچے چلے گئے، تب اس جیسی دولت کی تمنا کرنے والے شرمندہ ہو گئے۔ انھوں نے اللہ کا شکرادا کیا اور جان لیا کہ وہ اپنے بندوں کے حق میں اچھے فیصلے کرتا ہے۔ اس لیے وہ بولے:

﴿ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾

'اگر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی (زمین میں) دھنسا دیتا۔ ہائے افسوس! کافر کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔'

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

'آخرت کی زندگی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ اس جہاں میں جسے خوشی نصیب ہوئی، وہی خوشی رشک کے قابل ہے اور جو آخرت میں محروم رہا، وہ قابلِ افسوس ہے، لیکن یہ نعمتیں ان لوگوں کے لیے ہیں جو زمین میں بُرائی اور فخر نہیں کرتے، نہ فساد مچانا پسند کرتے ہیں۔ پرہیز گاروں کے لیے نہایت عمدہ انجام ہے۔'

یہ واقعہ اس دور کا ہے جب بنی اسرائیل ابھی مصر سے نہیں نکلے تھے، لیکن اس بات کا بھی امکان ہے کہ یہ واقعہ میدانِ تیہ میں پیش آیا ہو جس میں بنی اسرائیل چالیس سال تک چکراتے پھرتے رہے۔

تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يريدون علوًا فى الارض ولا فسادًا ؕ والعاقبة للمتقين

زمین کی پکڑ

قارون کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بہت سی جگہوں پر فرمایا ہے۔ سورۃ العنکبوت آیات 40,39 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

'اور قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ہم نے تباہ کر دیا، ان کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کھلے کھلے معجزے لے کر آئے، پھر بھی انھوں نے زمین میں تکبر کیا، لیکن ہم سے آگے
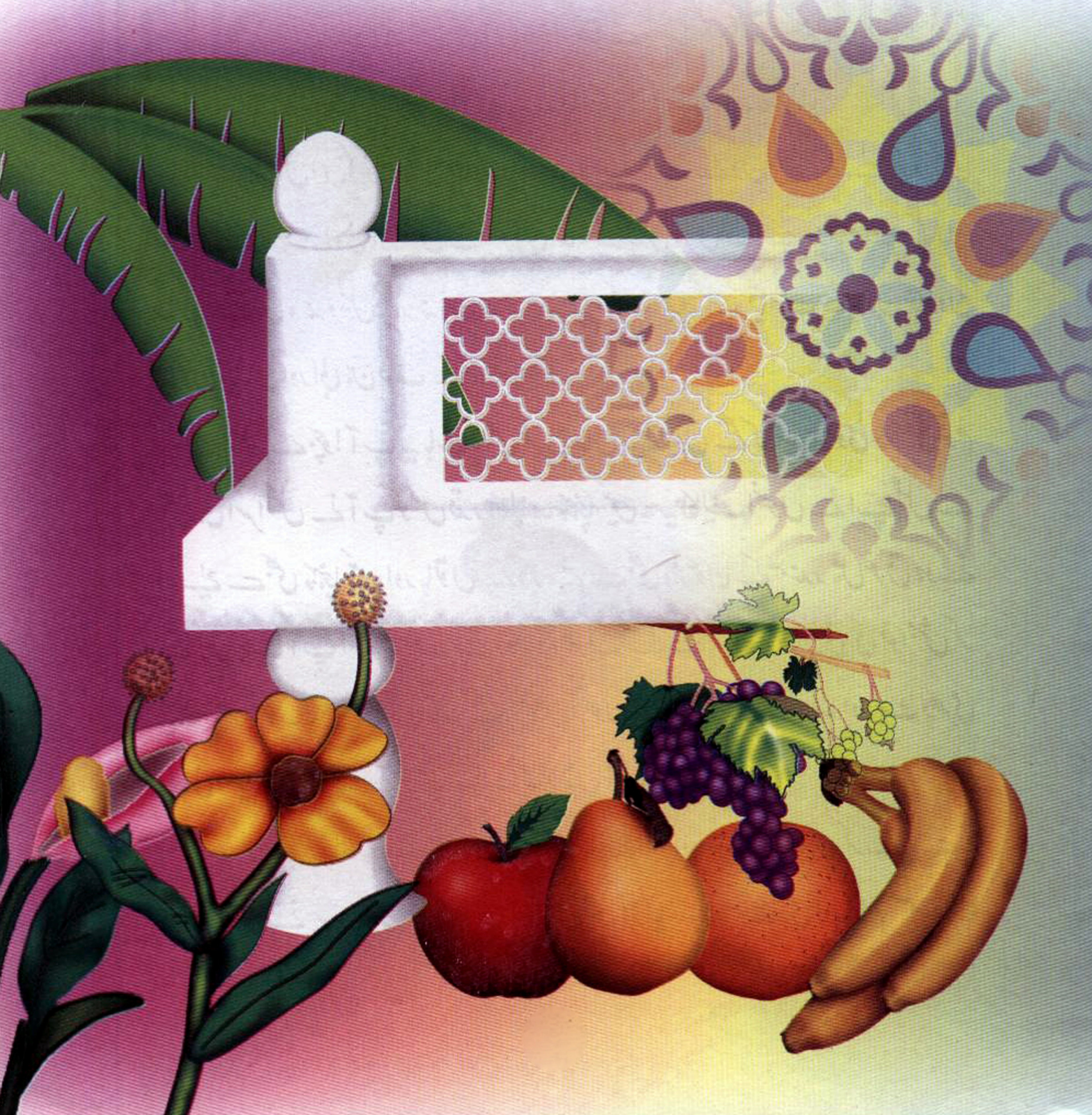
بڑھنے والے نہ ہو سکے۔ پھر تو ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے وبال میں پکڑ لیا، ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کی بارش کی، اور ان میں سے بعض کو زور دار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا، لیکن یہ لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔'

اس طرح احادیث میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

'جو شخص اس (نماز) کی حفاظت کرے گا، یہ قیامت کے دن اس کے لیے نور، دلیل اور نجات کا باعث ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی، اس کے لیے یہ قیامت کے دن نہ نور بنے گی، نہ دلیل اور نہ نجات کا سبب ہوگی۔ ایسا شخص قیامت کے دن قارون فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'

میرے بچو! آپ یہ بات اچھی طرح جان چکے ہوں گے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم یعنی بنی اسرائیل نے آپ کو کس قدر تکالیف پہنچائیں۔ یہ تکالیف انھوں نے اپنے عمل کے ذریعے سے بھی پہنچائیں اور باتوں کے ذریعے سے بھی، فرعون کے سمندر میں غرق ہونے کے بعد جب آپ انھیں سمندر کے دوسری طرف لے گئے تو وہ بت پرستی کی خواہش کر بیٹھے، پھر بچھڑے کی پوجا میں لگ گئے۔ غرض انھوں نے ہر معاملے میں ضد اور ہٹ دھرمی دکھائی، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جاہلانہ انداز میں پیش آتے رہے۔

ان تمام حالات میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام نہایت صبر اور ضبط کا مظاہرہ کرتے رہے۔ بنی اسرائیل نے یہاں تک کیا کہ آپ کا مذاق بھی اُڑایا...... امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما
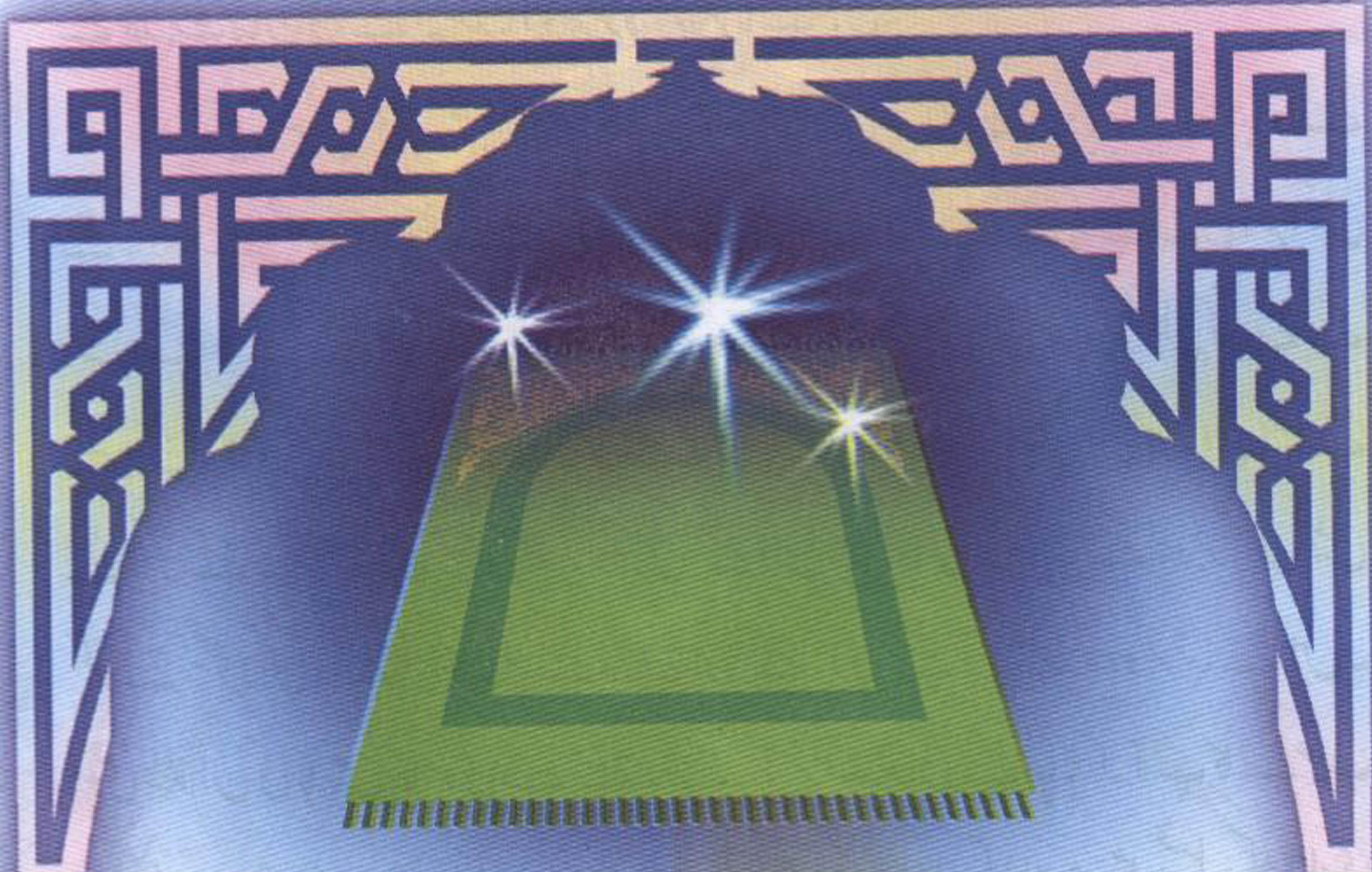
زمین کی پکڑ

نے حدیث بیان کی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سیدنا موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ شرم اور حیا والے تھے۔ وہ اپنے جسم کے پوشیدہ حصے پر کسی کی نظر نہیں پڑنے دیتے تھے' جب کہ بنی اسرائیل سب کے سامنے ننگے ہو کر غسل کرتے تھے۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کو بھی اسی طرح غسل کرنے کے لیے کہتے، لیکن آپ اس بات کو ناپسند کرتے تھے۔ اس پر بنی اسرائیل ان کا مذاق اڑانے لگے اور کہنے لگے کہ موسیٰ کے جسم پر تو برص کے داغ ہیں، اس لیے یہ ننگے ہو کر غسل نہیں کرتے، کبھی کسی اور مرض کا نام لے دیتے اور کہتے: اسی لیے تو یہ علیحدہ ہو کر نہاتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام ان کی باتیں خاموشی سے سنتے رہتے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کا بے عیب ہونا ظاہر ہو جائے، چنانچہ ایک روز سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے پردے کی اوٹ میں غسل کی تیاری کی، آپ نے کپڑے اُتار کر ایک پتھر پر رکھ دیے، پھر نہانے لگے۔ آپ غسل سے فارغ ہو کر اپنے کپڑے لینے کے لیے آگے بڑھے تو پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ اُٹھا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا لے کر پتھر کے پیچھے دوڑے اور فرمانے لگے:

'میرے کپڑے۔ اے پتھر میرے کپڑے۔'

پتھر مجمع کے پاس جا کر ٹھہر گیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام پتھر کے پیچھے دوڑتے ہوئے وہاں تک پہنچ گئے۔ اس وقت تمام بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ موسیٰ علیہ السلام ان کے بیان کردہ ہر عیب سے پاک ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام اس وقت بہت غصے میں تھے، لہٰذا انھوں نے اپنے عصا سے پتھر پر چند وار کیے جس سے اس پر نشان پڑ گئے۔'

مطلب یہ کہ بنی اسرائیل نے آپ کو ہر طرح ستایا۔ آپ نے صبر کا مظاہرہ

سیدنا
موسیٰ
علیہ السلام
بنی اسرائیل
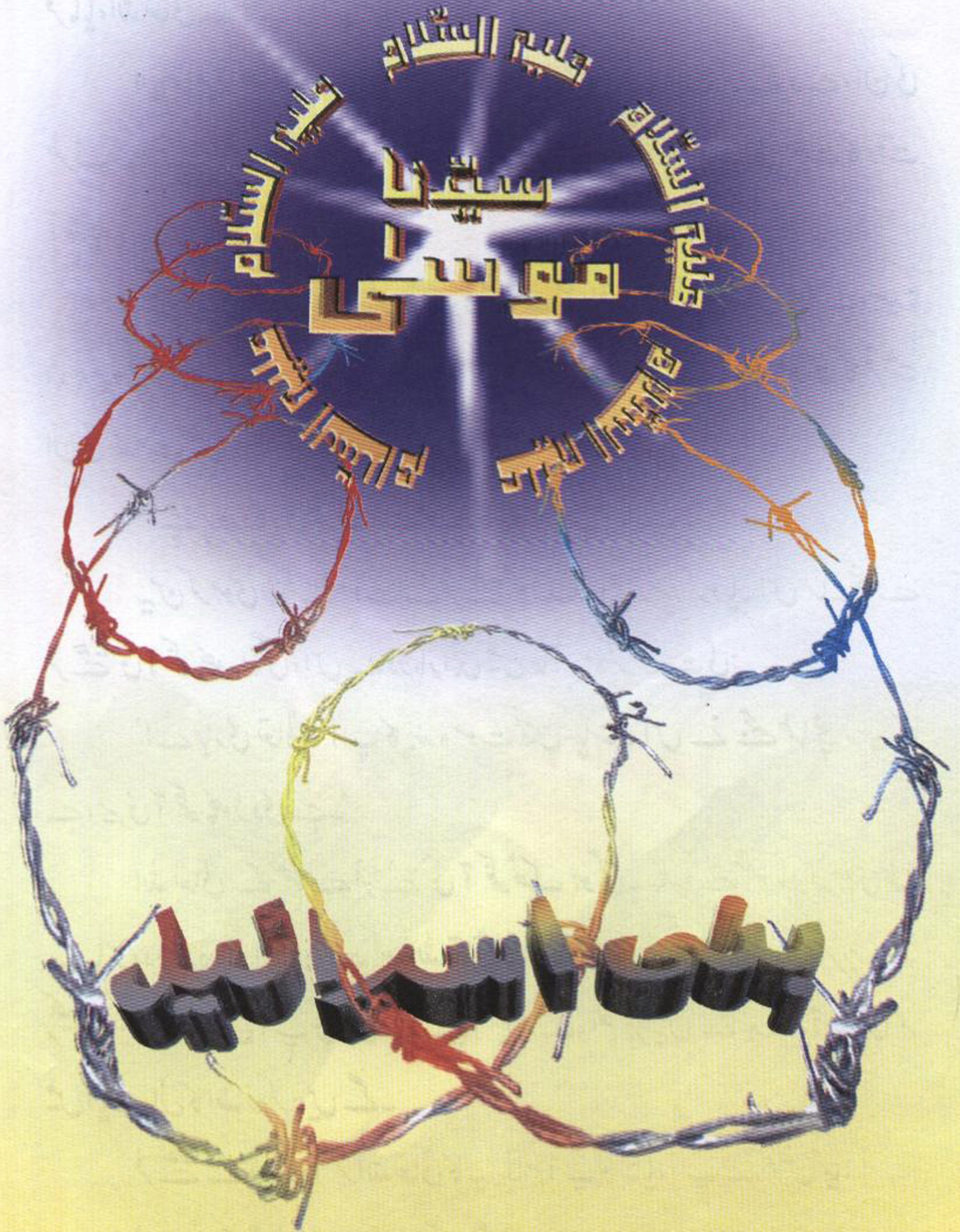
فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس بنیاد پر تعریف فرمائی۔

ان تمام تر صبر آزما حالات میں بھی موسیٰ علیہ السلام قوم کو ہدایت کرتے رہے، ان کی طرف سے پہنچنے والی ہر تکلیف کو برداشت کرتے رہے کہ آخر کار آپ کی موت کا وقت آ پہنچا۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آپ کی وفات کا واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو موت کا فرشتہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا:

'اپنے پروردگار کی طرف سے موت کا پیغام قبول فرمایئے۔'

یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتے کو ایک طمانچہ رسید کر دیا۔ اس طمانچے سے فرشتے کی آنکھ پھوٹ گئی، اس نے دربارِ الٰہی میں حاضر ہو کر شکایت کی:

'اے باری تعالیٰ! آپ کا بندہ موت نہیں چاہتا۔ اس نے مجھے طمانچہ رسید کیا ہے، میری آنکھ پھوڑ دی ہے۔'

اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے کی آنکھ ٹھیک ہو گئی۔ پھر اسے حکم ملا کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ کسی بیل کی کمر پر ہاتھ رکھیں، جس قدر بال آپ کی مٹھی کے نیچے آئیں گے، ہم ہر بال کے بدلے آپ کی عمر میں ایک سال کا اضافہ کر دیں گے۔

فرشتے نے دوبارہ آ کر اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام آپ کو سنایا، آپ نے عرض کیا:

'اے باری تعالیٰ! اس کے بعد کیا ہوگا؟'

سیدنا موسیٰ
علیہ السلام
علیہ السلام
علیہ السلام

جواب ملا:

'آخر کار پھر موت ہے۔'

تب سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

'اگر طویل سے طویل زندگی کے بعد بھی موت ہے تو پھر وہ موت آج ہی کیوں نہ آجائے۔'

پھر آپ نے دعا کی کہ اس آخری وقت میں اللہ تعالیٰ آپ کو مقدس زمین (فلسطین) کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔

علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ وفات کے وقت آپ کی عمر 120 سال تھی۔ آپ موآب مقام کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل دفن کیے گئے۔ آپ پہلے پیغمبر ہیں جن کی کوششوں سے بنی اسرائیل نے غلامی سے نجات حاصل کی۔ انھیں آزادانہ زندگی گزارنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی ہدایت کے لیے بہت زیادہ معجزات انھیں عطا فرمائے۔ قرآنِ کریم میں سب سے زیادہ ذکر بھی موسیٰ علیہ السلام ہی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن وحدیث کی روشنی میں آپ کے کچھ فضائل تمھیں سناتی ہوں:

اللہ تعالیٰ سورۂ مریم میں فرماتا ہے:

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ○ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ○﴾

سیدنا
موسیٰ
علیہ السلام

'اس قرآن میں موسیٰ کا ذکر کیجیے جو چنا ہوا نبی اور رسول تھا۔ ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے پکارا اور سرگوشی کرتے ہوئے اسے قریب کرلیا اور اپنی خاص مہربانی سے اس کے بھائی کو نبی بنا کر اسے عطا فرمایا۔'

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾

'اے موسیٰ! میں نے تم کو اپنے پیغام اور اپنے کلام کے ذریعے سے لوگوں سے ممتاز کیا ہے، لہٰذا جو میں نے تم کو عطا کیا ہے اسے پکڑو اور (میرا) شکر بجا لاؤ۔'

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حدیث مذکور ہے، نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

'مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو۔ اس لیے کہ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو موسیٰ علیہ السلام کو عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پاؤں گا، مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے ہوں گے یا کوہِ طور پر بے ہوشی کے بدلے میں انھیں بے ہوش ہی نہیں کیا گیا ہوگا۔'

لیکن بیٹا! واضح ہو کہ آپ کا یہ ارشاد تواضع اور انکساری کی بنا پر ہے، ورنہ آپ خاتم النبیین ہیں، تمام انبیاء اور رسولوں سے افضل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے دربار میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا مقام اور مرتبہ اس بات ہی سے ثابت

زمین کی پکڑ

ہے کہ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ آپ کے بھائی ہارون علیہ السلام کو آپ کا وزیر مقرر کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا منظور فرمائی اور ہارون علیہ السلام کو بھی نبوت عطا فرما دی۔ سورۂ مریم آیت 53 میں آتا ہے:

﴿ وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَآ أَخَاهُ هَٰرُونَ نَبِيًّا ﴾

'اور ہم نے اپنی خاص مہربانی سے اس کے بھائی کو نبی بنا کر اسے عطا فرمایا'
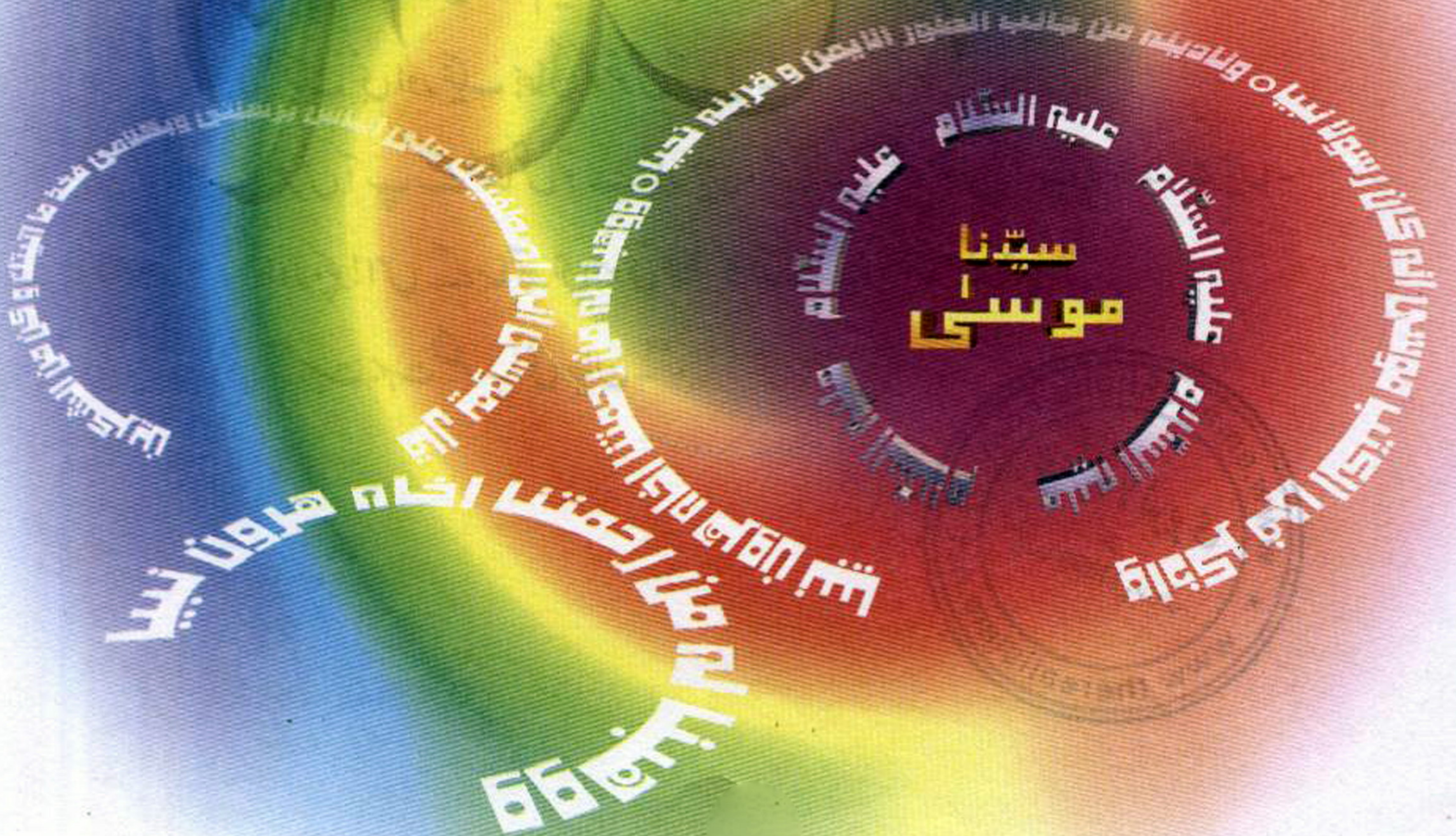
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم فرمائی۔ ایک شخص نے کہا: اس تقسیم سے اللہ کی رضا مقصود نہیں تھی، مطلب یہ تھا کہ (نعوذ باللہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ میں نے یہ بات جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی۔ آپ کو سن کر غصہ آ گیا، چہرۂ مبارک پر ناراضی کے آثار ظاہر ہو گئے، پھر آپ نے غصے کو ضبط کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انھیں اس سے زیادہ اذیت دی گئی اور انھوں نے صبر کیا تھا۔

معراج کی رات میں چھٹے آسمان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ جبریل علیہ السلام نے آپ سے فرمایا:

’یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔‘

آپ نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے فرمایا:

’نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید۔‘

غرض آپ کے فضائل تو بے شمار ہیں، میں نے مختصر طور پر آپ کو سنا دیے ہیں۔

اور بچو! اس کے ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اپنے اختتام کو پہنچا۔“

”بہت بہت شکریہ امی جان۔“

عقل، انسان کو نقصان سے بچنا سکھاتی ہے

محنت، انسان کو شکر ادا کرنا سکھاتی ہے

اُس ذات کا جس نے یہ خوبیاں عطا کیں

لیکن جب عقل اپنی ہی خوبی سمجھی جانے لگے

تمام مال وزر اپنی محنت کا نتیجہ سمجھا جانے لگے

تو پھر وہی عقل اُسے نقصان کے راستے پر پہنچا دیتی ہے

اور خوبیاں دینے والا...... اُسے اپنی پکڑ میں لے لیتا ہے

اپنے وقت کے بے انتہا دولت مند کی کہانی

جو تکبر کی بنا پر

اپنے تمام تر مال و دولت سمیت زمین میں غرق ہو گیا تھا

ایک عبرت آمیز کہانی، آپ کے لیے

www.urduguru1.blogspot.com
www.facebook.com/urduguru